سوال

میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں ۔ وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے اور ہم دونوں نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کے والد عرصہ دراز سے سودی کاروبار کرتے ہیں ۔ انہوں نے اپنی تمام اولاد کی تعلیم و تربیت اسی کمائی سے کی ہے ۔ کیا میرا اس لڑکی سے نکاح کرنا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو آئندہ نکاح کے بعد کی زندگی کے حوالے سے رہنمائی فرما دیں ۔ اگر ایسی لڑکی سے نکاح ناجائز ہے، تو مجھے انکار کا کیا طریقہ اپنانا چاہیے ۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں مردوزن کو بدکاری وفحاشی، عریانی وبے حیائی سے محفوظ رکھنے کے لئے نکاح کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے ۔ شیاطین اور اس کے چیلے جو مسلمان کے ازلی دشمن ہیں، اسے راہ راست سے ہٹانے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے رہتے ہیں ۔

اسلام نے کسی مرد یا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے ۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جا سکتی ہے ۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الأحزاب: 53).

اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے ۔

اس لیے انسان کا کسی غیر محرم لڑکی سے میل جول رکھنا اور گپ شپ لگانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے ۔

بہت سی قرآنی آیات اور احادیث میں سود لینے سے منع کیا گیا ہے، بلکہ سود لینے کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے ۔

اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ (البقرة: 278-279).

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مؤمن ہو ۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ، اور اگر توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا ۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ : ((هُمْ سَوَاءٌ)). (صحیح مسلم، المساقاة: 1598).

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، اور سود کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا : یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں ۔

لڑکی کا باپ سودی کاروبار کرنے کی وجہ سے گناہ گار اور مجرم ہے۔ اس پر واجب ہے کہ وہ اس گناہ سے توبہ کرے۔ جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت کا اظہار کرے اور حلال ذریعہ معاش تلاش کرے۔

آپ اسے اچھے انداز سے نصیحت کریں۔ ممکن ہے آپ کی وجہ سے وہ حرام ذریعہ معاش چھوڑ دے۔

اگر وہ لڑکی دین دار ہے، تو اس سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے امت کو یہی وصیت کی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تُنكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (صحيح البخاري: كِتَابُ النِّكَاحِ: 5090، صحيح مسلم: كِتَابُ الرِّضَاعِ: 1466)

عورت سے چار خصلتوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے: مال، حسب نسب، خوبصورتی اور دینداری۔ تمھارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں! تم دیندار عورت سے شادی کر کے کامیابی حاصل کرو۔

ایک دوسری حدیث میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (صحيح مسلم: كِتَابُ الرِّضَاعِ: 1467)

دنیا متاع (کچھ وقت تک کے لیے فائدہ اٹھانے کی چیز) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ الحدیث حافظ مفتی عبدالستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد

فضیلۃ الشیخ عبدالحلیم بن محمد بلال